نمبر ۱۰۴ | مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کیلئے ضروری ہے کہ فنافی اللہ ہو

فرمودہ ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء

وہ انسان پاک و صاف تو جب جاکر ہوتا ہے۔ کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کرکے خدا کے ارادوں کو اختیار کرے اور اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنافی اللہ ہوجائے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اسکے اندر سے نکلجائے۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے۔ جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان اُدھر لگیں۔ جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے۔ جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا پہننا۔ سونا پینا۔ مباشرت وغیرہ کو نا سب اسواسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے اسواسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے۔ بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھائے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا۔ کہ متقی ہو پھر جب خدا کیواسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے۔ خدا کبھی سے دوسری موت نہیں دیتا۔"

(الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۶ فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ناظر تعلیم و تربیت کو دو تین روز سے بائیں پاؤں کے جوڑ میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا پوتا عزیز عبدالواسع خدا تعالےٰ کے فضل سے اب روبصحت ہے۔ کامل صحتیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ محمد حسین صاحب ٹیلر جہلمی کی زوجہ عائشہ بی بی صاحبہ ۲۴ فروری کو وفات پاگئیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

قادیان میں پولیس وغیرہ احراریوں کے کہنے سے متعین کی گئی ہے

احراری لیڈر مسٹر مظہر علی کا بیان

پولیس اور مقامی حکام کے رویہ کے متعلق ہم کئی بار واقعات کی رُو سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و فساد پھیلانے میں احراریوں کے لئے تقویت کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے احراریوں کو ایسی امداد حاصل ہے جس کی وجہ سے وہ روز بروز شرارت اور اشتعال انگیزی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں کہنا پڑتا ہے۔ کہ قادیان میں پولیس وغیرہ احراریوں کے کہنے سے اور ان کو طاقت پہنچانے کی خاطر بٹھائی گئی ہے تاکہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف جس قدر فتنہ پردازی کرنا چاہیں۔ بآسانی کر سکیں۔

اس بات کی تائید اس تقریر سے بھی ہوتی ہے۔ جو مسٹر مظہر علی سکرٹری احرار کمیٹی نے حال ہی میں سیالکوٹ میں کی اور جس کی اطلاع ہمیں ایک نامہ نگار کے ذریعہ پہنچی ہے۔ مسٹر مظہر علی نے کہا:۔

"احمدیوں نے پورا زور لگایا کہ قادیان میں ہماری کانفرنس اکتوبر میں نہ ہو۔ مگر ہم نے ایک کر کے چھوڑی۔ ہم نے ہی گورنمنٹ پر زور ڈالا۔ تو وہاں اب ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ ایک انسپکٹر پولیس اور ایک سب انسپکٹر پولیس تعینات کر دیا گیا ہے۔ پہلے وہاں ایک ہیڈ کانسٹیبل ہوتا تھا۔ اب ہمارے زور دینے پر پولیس کثرت سے تعینات کی گئی ہے"۔

احراریوں کے اس دعوے کی پولیس وغیرہ کا رویہ پوری پوری تصدیق کر رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں پولیس وغیرہ کے تمام انتظامات کا مقصد یہ ہے۔ کہ احراری بآسانی جماعت احمدیہ کے خلاف دل آزارانہ۔ اور مفسدانہ حرکات کے مرتکب ہو سکیں۔

یوم ۱۰ تبلیغ کے متعلق ہر احمدی کا فرض

ہر احمدی کو معلوم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض اسلام کی اشاعت اور ان لوگوں کو جو اس نور سے محروم ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکات و فیوض سے مستفیض کرنا ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جماعت احمدیہ کا اگرچہ ہر فرد اپنے حالات کے مطابق تبلیغ اسلام میں کوشاں رہتا ہے۔ لیکن اس کی اہمیت خاص طور پر ظاہر کرنے کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کا دن اس لئے مخصوص کیا ہے۔ کہ ہر احمدی اس دن غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرے۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ ۱۰ مارچ کا تمام دن دوسرے مشاغل سے فارغ رکھ کر تبلیغ اسلام میں خرچ کرے۔ اور خوش اسلوبی اور نرمی کے ساتھ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کا حکم اپنے سامنے رکھتے ہوئے خالصۃً لوجہ اللہ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ تا ۲۶ فروری بیعت کرنیوالوں کی فہرست

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	نمبر	نام
۱	حبیب اللہ خان صاحب خواجچوور۔ ضلع امرتسر	۸	محمد الدین صاحب۔ ماڑگا۔ ضلع سیالکوٹ
۲	خورشید احمد خان صاحب " " "	۹	بلندا صاحب " " "
۳	زینت بی بی صاحبہ محلانوالہ "	۱۰	اللہ رکھا صاحب " " "
۴	سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چودھری حسن محمد صاحب محلانوالہ ضلع امرتسر	۱۱	غلام محمد صاحب " " "
۵	مہر بی بی صاحبہ۔ محلانوالہ " "	۱۲	مسماۃ ہری صاحبہ " " "
۶	محمد علی صاحب۔ چک نمبر ۱۱۲ ریاست بہاولپور	۱۳	عبدالغنی صاحب۔ پوکھاریا۔ بنگال
۷	حاکم بی بی صاحبہ۔ دھیر کے کلاں۔ ضلع گجرات	۱۴	حمید ملا صاحب " "
		۱۵	مہر ثابت علی صاحب۔ جیسور "

تحریک ساڑھے ستائیس ہزار کے سلسلہ میں واپسی قرضہ کے متعلق اعلان

اس سے قبل مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۴ء کے اخبار الفضل میں ان احباب کے نام شائع کئے جا چکے ہیں جنہیں اس وقت تک قرضہ واپس کیا جا چکا یا جا رہا تھا۔ اب اسی سلسلہ میں اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے بعد مندرجہ ذیل احباب کو اس وقت تک ان کا قرضہ واپس کیا جا چکا ہے:۔

۱۔ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ یکصد روپیہ
۲۔ خان بہادر غلام محمد صاحب " "
۳۔ قاضی محمد اسلم صاحب۔ لاہور دو صد "
۴۔ منشی عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ پٹواری قادیان یکصد روپیہ
۵۔ ڈاکٹر سراج الدین احمد صاحب لاہور یکصد روپیہ
۶۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالہ " "
۷۔ خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب " "
۸۔ بابو نصیر احمد صاحب پوسٹل کلرک سگنلر ہیڈ آفس منٹگمری یکصد روپیہ
۹۔ اہلیہ صاحبہ خان صاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب قادیان۔ ایک ہزار روپیہ
۱۰۔ مستری عبدالقادر صاحب راولپنڈی یکصد "
۱۱۔ چودھری نذیر احمد صاحب انسپکٹر چھانگا یکصد "
۱۲۔ مولوی محمد الدین صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول قادیان یکصد "
۱۳۔ مرزا رشید احمد صاحب قادیان ایک ہزار "

فرزند علی عفی عنہ۔ ناظر امور عامہ قادیان۔ ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء

تبلیغی ٹریکٹوں کے متعلق اعلان

جو جماعتیں کوئی ٹریکٹ اردو یا انگریزی میں چھپوائیں۔ اس کی دو دو کاپیاں دفتر ھذا میں ضرور بھجوا دیں۔ اور ان کی تعداد اشاعت سے بھی ضرور اطلاع دیا کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سرکردہ ممبروں کی اپیل

کا

مخلصانہ جواب

ممبران انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے ایک پوسٹر چند روز ہوئے شائع ہوا ہے۔ اور اس میں ہم لوگوں سے جو قادیان کے مرکز سے تعلق رکھتے ہیں۔ خواہش کی گئی ہے۔ کہ ہم ان سے مباحثہ کر کے تصفیہ کریں۔ کہ بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعوےٰ کیا تھا۔ اور ان کے انکار کی خداتعالےٰ کے نزدیک کیا حقیقت ہے۔ ہم ان دوستوں کے اس اعلان کا بہت خوشی سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ان امور کا تصفیہ تہ دل سے منظور ہے۔ بلکہ ہماری یہ عین خواہش ہے۔ کہ کسی طرح موجودہ اختلاف کے مٹنے کی صورت پیدا ہو۔ اور ہمارے بچھڑے ہوئے دوست ہم سے پھر مل جائیں۔ لیکن ہم اپنے دوستوں سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جو طریق فیصلہ آپ لوگوں نے تجویز کیا ہے۔ اس کے اختیار کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اس طریق فیصلہ میں آپ کی اصل غرض بہر حال یہی ہے کہ فیصلہ غیر احمدیوں سے کرایا جائے۔ کیونکہ جب آپ کی تجویز یہ ہے۔ کہ چار ثالث ہماری طرف سے۔ چار آپ کی طرف سے اور چار غیر احمدیوں میں سے ہوں۔ تو اس کے معنے یہی بنتے ہیں کہ عملاً فیصلہ غیر احمدیوں سے کروایا جائے۔ اور یہ غرض پہلے پوری ہو چکی ہے۔ کیونکہ آپ کے شملہ کے سکرٹری اور مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے درمیان ایک غیر احمدی ثالث مسٹر محمد عمر صاحب پلیڈر کے سامنے انہی امور پر جواب پیش کئے جاتے ہیں۔ بحث ہو چکی ہے۔ اور مسٹر محمد عمر صاحب ہمارے حق میں فیصلہ دے چکے ہیں۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ آپ نے اس پر عمل نہیں کیا۔ اور ابھی تک اپنی ضد پر قائم ہیں۔ پس "آزمودہ را آزمودن خطاست" کے مقولہ کے مطابق اس طریق کے دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہیں :-

اب ہم ایک نیا طریق فیصلہ جو اس سے بھی سہل ہے پیش کرتے ہیں۔ امید ہے۔ آپ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا وہ طریق فیصلہ یہ ہے۔ کہ چونکہ آپ لوگ اور ہم سب ایک وقت میں اکٹھے رہے ہیں۔ اور ایک ہاتھ پر جمع رہے ہیں پس اس وقت جو بھی ہمارے عقائد تھے۔ ہم سب مل کر ان کی تصدیق کر دیں۔ تو یہ سب جھگڑا ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو کسی مشکل میں بھی نہیں ڈالنا چاہتے۔ صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں جناب مولوی محمد علی صاحب اپنا جو عقیدہ تحریر کر چکے ہیں۔ اس پر دونوں فریق دستخط کر کے اسے شائع کر دیں۔ اور اس پر فیصلہ کی بنیاد رکھی جائے۔ چونکہ اس وقت مولوی محمد علی صاحب رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان کے ایڈیٹر تھے۔ جس کے اکثر مضامین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشورہ سے لکھے جاتے تھے۔ ان مضامین کے متعلق دونوں فریق کو چنداں اعتراض بھی نہیں ہو سکتا۔ اور بوجہ ایک گونہ نگرانی کے گو کلی طور پر نہیں۔ مگر ایک حد تک ان مضامین کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق بھی حاصل ہے :-

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ جو اس وقت مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے یا ان کی ادارت میں ان کے نائبوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام اور درجہ کے متعلق شائع ہو چکا ہے۔ ہمیں اس سے اجمالاً پورا پورا اتفاق ہے (اجمالاً اس لئے کہ معمولی معمولی باتوں میں تو ایک متحدہ جماعت کے افراد میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ اور ہوتا رہتا ہے) اور ہم تیار ہیں۔ کہ اس پر دستخط کر کے اپنے عقائد کے طور پر شائع کر دیں۔ اور لکھ دیں کہ یہی عقائد ہمارے اس وقت تھے۔ اور یہی اب ہیں۔ اور آپ لوگ بھی اسی طرح اس پر اپنی تصدیق ثبت کر دیں۔ اور آئندہ کے لئے اختلاف ترک کر دیا جائے۔ ہم لوگوں کو اس طریق پر اس قدر انشراح صدر حاصل ہے۔ کہ ہم مزید انتظار کی بھی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور ابھی اسی جگہ اعلان کئے دیتے ہیں کہ ہمارے عقائد جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ ذیل تحریرات کے عین مطابق ہیں۔ اور ان سے ہمیں سر مو اختلاف نہیں :-

ہم بالفاظ جناب مولوی محمد علی صاحب تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "یہی وہ آخری زمانہ ہے جس میں موعود نبی کا نزول مقدر تھا" (ریویو۔ جلد ۶۔ نمبر ۳۔ صفحہ ۸۳)

ہمارا مولوی محمد علی صاحب کی طرح یہی عقیدہ ہے۔ کہ "مسلمانوں میں جو پیشگوئیاں مسیح موعود کے نزول کے متعلق ہیں ان سے پایا جاتا ہے۔ کہ اس کے نزول سے پہلے ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اور جب وہ آئے گا۔ تو دوبارہ ایمان کو قائم کرے گا" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۸۵)

ہمارا بھی مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں یہ عقیدہ ہے۔ کہ "تمام پیشگوئیاں اس امر میں متفق ہیں۔ کہ پیغمبر آخر زمان کا نزول ایسے زمانہ میں ہوگا۔ جبکہ دنیا پرستی اور طرح طرح کے مفاسد کی افواج ایسے زور شور سے جمع ہو جائیں گی جن کی نظیر کسی پہلے زمانہ میں نہ گزری ہو۔ اور ہر ایک مذہب بیان کرتا ہے۔ کہ موعود پیغمبر کے نزول کے ساتھ نیکی اور بدی اور خدا پرستی اور دنیا پرستی کے درمیان اس وقت ایک سخت خطرناک جنگ ہوگا۔ اور آخر کار حق پرستی اور راستی کی افواج فتح پائیں گی" (ریویو جلد ۶ صفحہ ۸۱)

ہمیں اس تحریر سے صرف اس قدر اختلاف ہے۔ کہ ہم لوگ "پیغمبر آخر زمان" کے الفاظ اصطلاحی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زمانہ کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آئے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے تابع تھی۔ اور انہی کی نبوت میں داخل تھی۔ اس لئے باوجود آپ کے مبعوث ہونے کے "پیغمبر آخر زمان" کے الفاظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے مخصوص رہنے چاہئیں :-

ہم مولوی صاحب سے اس عقیدہ میں بھی متفق ہیں۔ کہ "افسوس ان مسلمانوں پر جو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں اندھے ہو کر انہی اعتراضوں کو دہرا رہے ہیں۔ جو عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح عیسائی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت میں اندھے ہو کر ان اعتراضوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اور دہرا رہے ہیں۔

جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کرتے تھے سچے نبی کا یہی ایک بڑا بھاری امتیازی نشان ہے۔ کہ جو اعتراض اس پر کیا جائے گا۔ وُہ سارے نبیوں پر پڑے گا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ایسے مامور من اللہ کو رد کرتا ہے۔ وُہ گویا کل سلسلہ نبوت کو رد کرتا ہے۔" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۸)

ہمیں مولوی محمد علی صاحب سے اس بارہ میں بھی اتفاق ہے۔ کہ

"جب کبھی دُنیا میں سخت ایمانی ضعف چھا جاتا ہے۔ اور دُنیا کے مذہبوں میں ایسی طاقت و تاثیر اور قوتِ جذب اور اعجاز و معجزہ نمائی اور زور دار براہین نہیں رہتیں۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ کمال فضل اور رحم سے کسی نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ .... جب مسیح سے چھ سو برس بعد عیسائی دین پر اسی قسم کی موت وارد ہوئی جس کو تیرہ سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے۔ تو اس وقت خدائے تعالےٰ نے حضرت سرور کائنات خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ پھر اسی قانون اور اُن تمام پیشگوئیوں کے مطابق جو قریباً ہر مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں اپنے موعود مسیح کو قادیان میں نازل فرمایا ہے جن کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہے۔" (ریویو جلد ۵ صفحہ ۵)

ہم مولوی محمد علی صاحب سے اس امر میں بھی متفق ہیں کہ "ہم اسی وقت ایمان کا دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم ان آسمانی نشانوں کو دیکھ کر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور کی وساطت سے اس زمانہ میں ظاہر فرمائے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین رکھتے ہوں۔ اگر یہ نہیں تو پھر ہمارا ایمان ہمارے منہ کی ایک بات ہے جو محض لاف ہے۔ اور جس کی اصلیت کچھ نہیں۔" (ریویو جلد ۳ - صلا)

ہم مولوی محمد علی صاحب سے اس عقیدہ میں بھی متفق ہیں کہ "یہ سلسلہ سچے معنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین مانتا ہے۔ اور یہ اعتقاد رکھتا ہے۔ کہ کوئی نبی خواہ وُہ پرانا نبی ہو۔ یا نیا۔ آپ کے بعد ایسا نہیں آ سکتا جس کو نبوت بدُوں آپ کے واسطہ کے مل سکتی ہو۔" (ریویو جلد ۵ - ص۱۸۶)

مندرجہ بالا الفاظ میں جناب مولوی محمد علی صاحب کے اُن عقائد کو لکھنے کے بعد۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ظاہر کئے جا چکے ہیں۔ ہم اللہ تعالےٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے۔ اور آپ کے مقام اور آپ کے انکار کی شناعت اور ختم نبوت کی تشریح کے متعلق جو کچھ مولوی محمد علی صاحب نے اُوپر کے حوالہ جات میں تحریر فرمایا ہے۔ ہمیں اس سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس سے شمہ بھر زیادہ مرتبہ نہیں دیتے۔ اور اگر ہمیں جناب مولوی محمد علی صاحب سے اختلاف ہے تو صرف اتنا۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "پیغمبر آخر زمان" لکھا ہے۔ لیکن ہم چونکہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ آپ کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی ظل تھی۔ اور اسی میں شامل تھی۔ اس لئے ہم "پیغمبر آخر زمان" آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی سمجھتے ہیں۔ اور یہ لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت استعمال نہیں کرتے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں۔ کہ اُس وقت کے حالات کے مطابق مولوی صاحب موصوف سے یہ غلو نادانستہ شدّتِ محبت کی وجہ سے ہو گیا۔ ورنہ انہوں نے بدعقیدگی سے ایسا نہیں کیا۔ کیونکہ اس وقت جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ کوئی ذاتی مقاصد اُن کے سامنے نہ تھے۔

جو کچھ ہم نے اُوپر درج کیا ہے۔ یہ مشتے نمونہ از خروارے ہے۔ لیکن ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ لوگوں کی تسلی کے لئے اسی قدر کافی ہوگا۔ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے اُن ممبروں سے جنہوں نے چیلنج مباحثہ دیا ہے۔ ہم درخواست کرتے ہیں۔ کہ وُہ اب مجوزہ مباحثہ کے طولِ امل سے اتفاق و اتحاد کے مبارک کام میں روک نہ ڈالیں۔ جو حوالہ جات مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں کے ہم نے اُوپر درج کئے ہیں۔ اُن پر مولوی صاحب موصوف سے بھی دستخط کروا دیں اور خود بھی دستخط کر دیں۔ اور ہماری طرف سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی ان پر دستخط کرنے کے لئے راضی ہیں۔ باقی جماعت کے احباب بھی جس قدر تعداد میں آپ فرمائیں۔ دستخط کر دیں گے۔ اس کے بعد مشترکہ خرچ سے ایک لاکھ اشتہار اس مضمون کا تمام ہندوستان میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے۔ کہ جماعت کے متفقہ عقائد کیا ہیں۔ اور آئندہ کے لئے فیصلہ کر دیا جائے۔ کہ دونوں جماعتوں کے ماننے والے ان عقائد سے سرمو ادھر اُدھر نہ ہوں۔ اور تمام تفصیلات انہی کی روشنی میں طے کیا کریں۔

ہم یہ بھی کہدینا چاہتے ہیں۔ کہ گو ہم نے اپنی طرف سے اقتباس میں نہایت احتیاط سے کام لیا ہے۔ لیکن اگر آپ کے نزدیک اس بارہ میں ہم سے کوئی سہو ہو گیا ہو۔ اور سیاق و سباق کے کٹ جانے سے معنوں میں کچھ فرق آ گیا ہو۔ تو دس دس سطریں آگے پیچھے کی جو آپ چاہیں۔ ان حوالہ جات میں بڑھا دی جائیں گی۔ اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کیونکہ اصل غرض تو صحیح عقائد پر جماعت کو لانا ہے۔ اور جیسا کہ آپ کا منشا ہے۔ جماعت کے اندر اتحاد پیدا کرنا ہے۔ پس عبارت کے بڑھ جانے سے جو خرچ زیادہ ہوگا۔ اس پر ہم کوئی اعتراض نہ کرینگے۔ بلکہ گو عبارات مندرجہ اشتہار جناب مولوی محمد علی صاحب کی ہونگی۔ اور اس وجہ سے درحقیقت سارا خرچ ہی آپ کو اٹھانا چاہیئے۔ لیکن آپ کی صلح اور لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی غرض سے ہم اس بات کے لئے بھی تیار ہیں۔ کہ مجوزہ اشتہار کا تین چوتھائی خرچ ہم ادا کر دیں۔ اور صرف ایک چوتھائی خرچ آپ لوگ ادا کریں۔

آپ کی خیر خواہی کے طور پر ہم یہ بھی کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ حالات میں اس طریق فیصلہ سے انکار کرنا بالکل مناسب نہ ہوگا کیونکہ اس سے لوگوں کو خواہ مخواہ یہ شُبہ پیدا ہوگا۔ کہ آپ صاحبان کا اصل عقیدہ تو وُہی ہے۔ جو اُوپر بیان ہوا ہے لیکن دوسرے لوگوں سے چندہ حاصل کرنے کی غرض سے آپ لوگ ظاہر کچھ اور کرتے ہیں۔ لیکن اگر دلیری کے ساتھ ان عقائد کی اشاعت کی جائے۔ تو ایک طرف تو وُہ خدا کے فضل سے جماعت کے شقاق کو دُور کر دیگی دوسری طرف لوگوں کو بھی اعتراض کی گنجائش نہ رہے گی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ایسے سہل طریق فیصلہ کے بعد آپ کو بارہ آدمیوں کی جیوری مہیا کرنے کی کوئی ضرورت نہ رہے گی۔ اور فیصلہ آسانی کے ساتھ ہو جائیگا

ہم اس امر کو بھی محسوس کرتے ہیں۔ کہ یہ بارہ آدمیوں کے انتخاب کا نیا طریق جو آپ نے موجودہ حالات میں بہت سوچکر ایجاد کیا ہے اس کا تجربہ نہ ہونے کا آپ کو ضرور افسوس ہوگا۔ لیکن ہمارے خیال میں اگر اس طریق کو ضرور تجربہ میں لانا ہو۔ تو اس کی آزمائش کے اور بہت سے مواقع ہیں۔ مثلاً اس ذریعہ سے آپ اپنے ایک سابقہ رُکن میاں غلام محمد صاحب مدعی مصلح موعود سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اور وُہ اس طرح کہ چار آدمی ان کی بیعت والوں سے آپ منتخب کر لیں۔ چار آدمی وُہ آپ کے آدمیوں سے چن لیں۔ اور پھر چار آدمی ہماری جماعت میں سے چن کر اس اختلاف کا فیصلہ کر دیا جائے۔ اسی طرح آپ اس طریق فیصلہ کو ہندو مسلمانوں کے موجودہ سیاسی تنازع کو مٹانے کے لئے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اور شائد اس تجویز کے بتلانے سے مسلمان آپ کے ممنون احسان بھی ہو جائیں۔ بلکہ ہندو بھی۔ کیونکہ اگر چار مسلمانوں کو ہندو منتخب کر لیں۔ اور چار ہندوؤں کو مسلمان منتخب کر لیں۔ اور پھر یہ آٹھوں چار سکھوں کو منتخب کر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا فیصلہ کر دیں۔ اور اس طرح ملک میں امن قائم ہو جائے۔ تو ملک کا کونسا فرد ہے جو آپ کا احسان مند نہ ہوگا۔

پس ہمارے ساتھ تصفیہ کا طریق تو آپ یہی رہنے دیں۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریروں کی بناء پر ہی فیصلہ ہو جائے اور جو نئی تجویز آپ نے ایجاد کی ہے۔ اس کی خوبیوں کی داد آپ کو میاں غلام محمد صاحب کے ساتھ تصفیہ کرنے اور ہندوؤں مسلمانوں میں سمجھوتہ کرانے کے ذریعہ سے مل جائے۔ امید ہے آپ ہماری ان تجاویز کو ضرور قبول کر لیں گے۔ ورنہ دُنیا گواہ رہے۔ کہ ہم نے تو اپنی طرف سے موجودہ فضا کو صاف کرنے اور آپس میں اتحاد پیدا کرنیکے

احمدیت کے خلاف "احسان" کے اعتراضات کا جواب

افتراء پردازی اور بہتان طرازی کا شرمناک مظاہرہ

(۲)

اخبار "احسان" نے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں "مرزائے قادیانی کا خدا" کے زیر عنوان پہلا اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "توضیح مرام" کی اس عبارت پر کیا ہے۔ کہ "ہم فرض کر سکتے ہیں۔ کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے۔ جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے۔ کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔" (ص۵)

قطع نظر اس سے کہ وجود باری کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے جس عقیدہ کو وضاحتاً اپنی کتب میں بیان فرمایا ہے۔ اس کو دیکھتے ہوئے کوئی عقلمند اس عبارت کا وہ مفہوم ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ جسے مخالفین پیش کرتے ہیں۔ یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہوئے مدیر احسان نے اس عبارت کا سیاق و سباق نقل کرنے کی جرأت نہیں کی۔ کیونکہ یہی اس کے اعتراض کا قلع قمع کرنے کے لئے کافی تھا۔

ایک لطیف روحانی مضمون

درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے توضیح مرام کے صفحہ ۷۳ تا ۷۶ میں ایک نہایت لطیف روحانی مضمون فرمایا ہے جس کا خلاصہ بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ ہے کہ "خدا تعالیٰ جو علت العلل ہے۔ جس کے وجود کے ساتھ تمام وجودوں کا سلسلہ وابستہ ہے جب وہ کبھی مربیانہ یا قاہرانہ طور پر کوئی جنبش اور حرکت ارادی کسی امر کے پیدا کرنے کے لئے کرتا ہے تو وہ حرکت اگر اتم اور اکمل طور پر ہو۔ تو جمیع موجودات کی حرکت کو مستلزم ہوتی ہے۔ اور اگر بعض شیون کے لحاظ سے یعنی جزئی حرکت ہو۔ تو اسی کے موافق عالم کے بعض اجزا میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ خدائے عزوجل کے ساتھ اس کی تمام مخلوقات اور جمیع عالموں کا جو علاقہ ہے۔ وہ اس علاقہ سے مشابہ ہے۔ جو جسم کو جان سے ہوتا ہے۔ اور جیسے جسم کے تمام اعضا روح کے ارادوں کے تابع ہوتے ہیں۔ اور جس طرف روح جھکتی ہے۔ اسی طرح وہ جھک جاتے ہیں۔ یہی نسبت خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوقات میں پائی جاتی ہے۔" (ص۷۳)

پھر فرماتے ہیں۔ "حکیم مطلق نے میرے پر یہ راز سربستہ کھول دیا ہے۔ کہ یہ تمام عالم معہ اپنے جمیع اجزا کے اس علت العلل کے کاموں اور ارادوں کی انجام دہی کے لئے سچ مچ اس کے اعضا کی طرح واقع ہے۔ جو خود بخود قائم نہیں۔ بلکہ ہر وقت اس روح اعظم سے قوت پاتا ہے۔ جیسے جسم کی تمام قوتیں جان کی طفیل سے ہی ہوتی ہیں۔" (ص۷۴)

فرضی مثال

اس حقیقت کو واضح کرنے اور ذہن میں اس لطیف نکتہ کی تصویر پوری طرح قائم کرنے کے لئے آپ ص۷۵ پر فرماتے ہیں "اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھانے کے لئے **تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں**۔ کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے۔ جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے۔ کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔ جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ **یہ وہی اعضا ہیں جنکا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے** جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا۔ تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہو گا۔ اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔ پس یہی **ایک عام فہم مثال** اس روحانی امر کی ہے۔ کہ جو کہا گیا ہے۔ کہ مخلوقات کی ہر یک جزو خدا تعالیٰ کے ارادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے خادمانہ چہرہ میں ظاہر کر رہی ہے۔" (ص۷۵ و ص۷۶)

اللہ تعالیٰ کے اعضاء سے مراد

ان تحریرات پر غور کرنے کے بعد کوئی شخص جو عقل و فہم کا ایک ذرہ بھی اپنے اندر رکھتا ہو۔ قیوم العالمین کے متعلق اس تمثیل کو جو تخیل اور فرض کے طور پر بیان کی گئی ہے۔ نہ کہ واقعہ کے لحاظ سے قابل اعتراض قرار نہیں دے سکتا۔ خصوصاً جبکہ یہ بھی بتایا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اعضاء سے مراد حقیقی اعضاء نہیں۔ بلکہ ان مختلف عالموں اور جہانوں کو جو کروں وغیرہ میں آباد ہیں۔ خدا تعالیٰ کے لئے بمنزلہ اعضاء قرار دیا گیا ہے لیکن اسکات خصم اور دشمنان صداقت پر حجت قائم کرنے کے لئے حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں سے دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ انتظرت حکمۃ اللہ لوجود رجل زکی لیستعد للوحی فتقتضی بعلو شانہ وارتفاع مکانہ حتیٰ اذا وجد اصطنعہ لنفسہ واتخذہ جارحۃ لاتمام مرادہ (جلد ۱ ص۲۳ باب انشقاق التکلیف من التقدیر) یعنی گمراہی کے زمانہ میں الٰہی حکمت ایک ایسے پاک وجود کو تلاش کر رہی ہوتی ہے۔ جو وحی الٰہی کا مورد بننے کی اہلیت رکھتا ہو۔ جب اس قسم کا آدمی مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی ذات کیلئے چن لیتا اور اسے اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے اعضاء کی طرح بنا لیتا ہے۔

اسی طرح فرماتے ہیں۔ الرسول جارحۃ من جوارح الحق (جلد ۲ ص۴۲) یعنی اللہ تعالیٰ کے رسول اس کے اعضا میں داخل ہیں۔ اور اسی کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ پس جس طرح حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے انبیاء علیہم السلام کے متعلق یہ بیان فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے انہیں اپنے اعضاء کی طرح بنا لیتا ہے۔ اور یہ کہ انبیاء علیہم السلام اسی کے اعضاء کا ایک حصہ ہوتے ہیں۔ بحالیکہ خدا تعالیٰ مادی اعضا سے پاک ہے اور کوئی مسلمان ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ خدا تعالیٰ کوئی عضو رکھتا ہے۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھدیا۔ کہ "یہ تمام عالم معہ اپنے جمیع اجزاء کے اس علت العلل کے کاموں اور ارادوں کی انجام دہی کے لئے سچ مچ اس کے اعضاء کی طرح واقع ہے۔ جو خود بخود قائم نہیں۔ بلکہ ہر وقت اس روح اعظم سے قوت پاتا ہے" (توضیح مرام صفحہ ۷۴) تو یہ قابل اعتراض کیونکر ہو گیا۔

قرآن اور احادیث کا پیش کردہ خدا

کیا قرآن مجید سے یہ بات ثابت نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ یداہ مبسوطتان (مائدہ ع۹) اس کے دونوں ہاتھ کھلے ہیں۔ ید اللہ فوق ایدیھم (الفتح ع۱) خدا کا ہاتھ مومنوں کے ہاتھ پر ہے۔ والسمٰوات مطویات بیمینہ (زمر ع۷) آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہونگے۔ والسماء بنینٰھا باید وانا لموسعون (ذاریات ع۳) آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔ اور ہم ہی اس کو وسیع کرنے والے ہیں۔ پھر کیا قرآن مجید سے یہ بھی ثابت نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا چہرہ ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ کل شیء ھالک الا وجھہ (القصص ع آخری) سوائے اس کے چہرہ کے ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام (الرحمٰن ع۲) ہر چیز فنا ہونے والی ہے بجز خدائے ذو الجلال کے چہرہ کے۔

اسی طرح کیا قرآن مجید سے غیر احمدیوں کے ترجمہ کے مطابق

یہ بھی ثابت نہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کی پنڈلی ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ یوم یکشف عن ساق (القلم ع۲) اس دن خدا اپنی پنڈلی ننگی کرے گا۔ پھر کیا احادیث سے خداتعالیٰ کی انگلیوں کا ثبوت نہیں ملتا۔ جیسا کہ آتا ہے۔ قلب المومن بین اصبعین من اصابع الرحمٰن۔ یعنی مومن کا دل خدائے رحمٰن کی دو انگلیوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح کیا احادیث سے خداتعالیٰ کے پاؤں کا ثبوت نہیں ملتا۔ جیسا کہ آتا ہے۔ یضع رب العزۃ قدمہ اور کہیں آتا ہے یضع اللہ رجلہ۔ یعنی خدا جہنم میں اپنا قدم رکھے گا۔ اور کیا احادیث سے یہ بھی ثابت نہیں۔ کہ خدا اپنے مومن بندوں کے ہاتھ پاؤں کان اور زبان بن جاتا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ ما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا۔ (بخاری کتاب الرقاق باب التواضع جلد ۴) یعنی مومن بندہ نوافل کے ذریعہ میرے قریب ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ اور جب میں اس سے محبت کرنے لگوں۔ تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں۔ جن سے وہ چلتا ہے۔

اگر ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ یہ استعارات ہیں۔ جو کلام میں استعمال کئے گئے۔ حقیقت میں خداتعالیٰ ہر قسم کی حدود و قیود اور تجسم سے بالا ہے۔ تو کیوں ناسمجھ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے الفاظ کو قابل اعتراض قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ کہ "یہ تمام عالم مع اپنے جمیع اجزاء کے اس علت العلل کے کاموں اور ارادوں کی انجام دہی کے لئے سچ مچ اس کے اعضاء کی طرح واقعہ ہے" جبکہ صاف طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھ دیا ہے۔ کہ "یہ وہی اعضا ہیں۔ جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔" (توضیح مرام ص۵۷) گویا اعضا سے مادی یا ظاہری اعضا مراد نہیں۔ بلکہ مختلف عالم مراد لئے گئے ہیں۔ جن کا الحمد للہ رب العالمین کہہ کر ہر مومن روزانہ اقرار کرتا ہے۔

فرضی مثال کو حقیقت قرار نہیں دیا جا سکتا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کو بھی مورد اعتراض قرار دینا نہایت کم فہمی کی علامت ہے۔ کہ "تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں۔ کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے۔ کہ تعداد سے خارج اور لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تیندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں۔ جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔" (توضیح مرام ص۷۵) کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے جس کا آپ نے ص۷۵ پر ذکر کیا ہے۔ اور جو قبل ازیں درج کیا جا چکا ہے۔ ایک مثال دی ہے۔ اور یہ مثال بھی تخیلی اور فرضی ہے۔ نہ کہ حقیقی۔ یعنی یہ مطلب نہیں۔ کہ نعوذ باللہ خداتعالیٰ کے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے۔ کہ تعداد سے خارج اور لاانتہاء عرض اور طول رکھتا ہے۔ یا نعوذ باللہ آپ کے نزدیک تیندوے کی طرح خداتعالیٰ کی جسمانی تاریں ہیں۔ بلکہ بالفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام "یہی ایک عام فہم مثال اس روحانی امر کی ہے۔ کہ جو کہا گیا ہے کہ مخلوقات کی ہر یک جزو خداتعالیٰ کے ارادوں کی تابع اور اس کے مقاصد مخفیہ کو اپنے خادمانہ چہرہ میں ظاہر کر رہی ہے۔ اور کمال درجہ کی اطاعت سے اس کے ارادوں کی راہ میں محو ہو رہی ہے۔ اور یہ اطاعت اس قسم کی ہرگز نہیں ہے جس کی صرف حکومت اور زبردستی پر بنا ہو۔ بلکہ ہر یک چیز کو خداتعالیٰ کی طرف ایک مقناطیسی کشش پائی جاتی ہے۔ اور ہر ایک ذرہ ایسا بالطبع اس کی طرف جھکا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے ایک وجود کے متفرق اعضا اس وجود کی طرف جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس درحقیقت یہی سچ ہے۔ اور بالکل سچ کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضا کے واقعہ ہے۔ اور اسی وجہ سے وہ قیوم العالمین کہلاتا ہے۔ کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے۔ ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو نظام عالم کا بالکل بگڑ جاتا۔" (توضیح مرام ص۷۶)

اہل بلاغت کی تصریح

غرض جس امر کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود یہ تحریر فرما دیا ہے۔ کہ یہ ایک **فرضی مثال** اس روحانی تعلق کی ہے۔ جو خداتعالیٰ اور اس کی مخلوقات میں پایا جاتا ہے اس کو واقعی اور حقیقی امر قرار دے کر یہ اعتراض کرنا کہ تیندوے کی طرح خداتعالیٰ کی بھی تاریں ہیں۔ کسی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

اہل بلاغت اس امر کی صراحت کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ تمثیلات کا مقصود حاصل مطلب اور خلاصہ ہوتا ہے۔ نہ یہ کہ اس تمثیل کے ہر جزو کو اس چیز کے لئے ثابت کیا جائے۔ (دیکھو مختصر معانی بحث توریہ) پس تمثیل کے اصل مدعا کو چھوڑ دینا اور اس کے اجزاء پر لغو بحث شروع کر دینا اہل علم کی شان سے بہت بعید ہے۔

قرآن مجید کی رسہ سے تشبیہ

وہ تعلق اور مقناطیسی کشش جو مخلوق اور خالق کے درمیان پائی جاتی ہے۔ اسے تاروں سے مشابہت دینا اپنے اندر اس لحاظ سے بھی حکمت رکھتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے قرآن مجید کو حبل اللہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا واعتصموا بحبل اللہ۔ یعنی خدا کے رسہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ کتاب اللہ ھو حبل اللہ الممدود من السماء الی الارض (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص۲۹) یعنی قرآن مجید خداتعالیٰ کا وہ رسہ ہے۔ جو آسمان سے لٹکا کر زمین تک پہنچایا گیا ہے۔ پھر ترمذی ابواب ثواب القرآن میں آتا ہے۔ کہ خرج منہ یعنی یہ قرآن مجید خدا سے نکلا ہے۔ احادیث کے اصل الفاظ یہ ہیں۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکم لن ترجعوا الی اللہ بافضل مما خرج منہ یعنی القرآن کہ قرآن مجید جو خداتعالیٰ کا رسہ ہے۔ اس سے بہتر اور کوئی ایسی چیز نہیں۔ جس کے ذریعہ تم خدا تک پہنچ سکو کیونکہ قرآن مجید **خداتعالےٰ سے نکلا** ہے۔ یہاں بھی تمثیلاً قرآن مجید کو رسہ کہہ کر اس کے متعلق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خرج منہ یعنی یہ خداتعالےٰ سے نکلا ہے۔ حالانکہ رسہ ایک مادی چیز ہے۔ اور قرآن مجید جو خداتعالیٰ کا کلام ہے۔ مادی چیز نہیں۔ اسی طرح خداتعالےٰ نے سورۂ بقرہ میں آپس کے تعلقات محبت و مودت کو بھی رسہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ وتقطعت بھم الاسباب قیامت کے دن دوزخیوں کے اسباب یعنی آپس کے تعلقات دوستی وغیرہ منقطع ہو جائیں گے۔ اس آیت کریمہ میں باہمی تعلقات کو الاسباب کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو لفظ سبب کی جمع ہے۔ اور سبب لغت عرب میں اس رسہ کو کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ درخت پر چڑھا جاتا ہے۔ بیضاوی میں بھی لکھا ہے اصل السبب الحبل الذی یرتقی بہ الشجر کہ لغت عرب میں سبب اس رسہ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ لوگ درخت پر چڑھتے ہیں۔ پس جبکہ قرآن مجید کے رو سے غیر مادی چیزوں کے لئے مادی چیزوں کی مثالیں دینا جائز ہے۔ تو خداتعالےٰ کے اس غیر مادی تعلق کو ظاہر کرنے کے لئے جو اس کا اپنی مخلوق کے ساتھ ہے تخیل فرض اور استعارہ کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو مثال دی تو وہ قابل اعتراض کیونکر ہو گئی۔ اور کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعوذ باللہ خداتعالیٰ کی وحدانیت پر حملہ کیا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے۔ جیسے کوئی شخص قرآن مجید کو حبل اللہ کہنے پر اعتراض کرے۔ اور کہہ دے کہ اس سے قرآن مجید کی توہین ہوتی ہے۔ کیونکہ اس کی رسہ سے مثال دی گئی ہے۔ مگر جس طرح وہ اعتراض حق و صداقت سے کوسوں دور ہو گا۔ اسی طرح یہ اعتراض بھی بعید از صداقت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کیا گیا ہے۔

الہام ربنا عاج کا مطلب

دوسرا امر جسے خداتعالیٰ کی وحدانیت کے خلاف پیش کیا گیا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام ہے۔ کہ ربنا عاج (براہین احمدیہ ص۵۵۵) اس الہام کے متعلق بھی اگرچہ بارہا بتایا جا چکا ہے۔ کہ عاج کے معنی یہاں "ہاتھی دانت" نہیں جو "احسان" نے اپنی ۲۷ دسمبر ۱۹۳۴ء کی اشاعت میں کئے ہیں۔ مگر مخالفین احمدیت چونکہ حقانیت سے دور کا بھی تعلق نہیں رکھتے اس لئے وہ بجائے یہ سمجھنے کے کہ اس کا صحیح مفہوم کیا ہے اپنا

لغو اعتراض دہرائے چلے جاتے ہیں۔

دشمنانِ احمدیت کی غیر مسلموں سے مشابہت

مگر یہ ایسی ہی بات ہے۔ جیسے غیر مسلم قرآن مجید کی آیت واللہ خیر الماکرین کا یہ ترجمہ کیا کرتے ہیں کہ اسلام کا خدا نعوذ باللہ بڑا مکار ہے۔ یا یہ کہہ دیتے ہیں کہ اسلام کا خدا نعوذ باللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے (یضل من یشاء) لوگوں سے ہنسی مذاق کرتا ہے۔ (اللہ یستھزئ بھم) فریب کاری کرتا ہے (اکید کیدا) بڑا لڑاکا ہے (واللہ اشد بأسا واشد تنکیلا) اس کی ایک بڑی سی کرسی بھی ہے (وسع کرسیہ السموٰت والارض) عرش پر بیٹھا ہوا ہے (ثم استوی علی العرش) اسے آٹھ فرشتے اٹھائے ہونگے (یحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمٰنیہ) ہنستا بھی ہے۔ جیسا کہ بعض احادیث میں اس کا ذکر آتا ہے انہیں بتایا جاتا ہے۔ کہ ان الفاظ کے یہ معانی نہیں۔ مگر وہ پھر بھی اپنی بے بنیاد بات کو دہرائے جاتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کہ وہ نہیں چاہتے اپنی ضد سے باز آئیں۔ یہی طریق عمل اس وقت ہمارے مخالفین نے اختیار کر رکھا ہے۔ انہیں کہا جاتا ہے۔ کہ اس جگہ عاج کے معنے ہاتھی دانت نہیں۔ اور اگر عربی زبان میں اس لفظ کے کوئی اور معنے نہ ہوتے۔ صرف ہاتھی دانت ہی ہوتے۔ تب تو مخالفین کہہ سکتے تھے کہ اس کے سوا ان الفاظ کا اور کیا مفہوم ہو سکتا ہے۔ مگر جب کہ اس کے اور معانی بھی ہیں۔ تو کیوں وہ معنی نہیں کئے جاتے۔ جو خدا تعالیٰ کی شان کے شایاں نہیں۔ مگر مخالفین قرآن کریم کی مثالیں اپنے سامنے رکھتے ہوئے اور یہ جانتے ہوئے کہ اگر الفاظ کے ظاہری معنوں میں سے ادنیٰ معنوں پر انحصار کر لیا جائے۔ تو خدا تعالیٰ کی نسبت ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے بھی ہاتھ پیر ہیں اور وہ نعوذ باللہ مکر و فریب کرتا ہے۔ پھر بھی ربنا عاج کا مفہوم بیان کرتے ہوئے یہ کہنے سے باز نہیں آتے۔ کہ مرزا صاحب نے خدا کو ہاتھی دانت کا قرار دے دیا۔

لفظ عاج کے دو مادے

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ عاج اسم فاعل ہے۔ اور از روئے لغت اس کے دو مادے قرار دئے جا سکتے ہیں۔ اول عجوۃ دوسرے عجٌ۔ عجوۃ کے معنے ہیں۔ شیر بچہ طفل یتیم را خورانند (منتہی الارب) یعنی وہ دودھ جس سے یتیم بچہ کی پرورش کی جاتی ہے۔ اور عجٌ کے معنی منتہی الارب میں یہ لکھے ہیں۔ کہ عجّ عجًّا و عجیجًا۔ برداشت آواز را و بانگ کرد۔ یعنی عج کے معنی آواز بلند کرنے کے ہیں ان ہر دو معانی کے لحاظ سے الہام الٰہی ربنا عاج کا مطلب بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی ہمارا رب یتیمی و بے کسی کی حالت میں اپنے روحانی دودھ سے دنیا کی پرورش کرنے والا ہے۔ اسی طرح اس کے یہ بھی معنے ہیں کہ ہمارا رب اپنی آواز کو دنیا میں بلند کرنے والا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ان ہر دو معانی کے لحاظ سے یہ الہام موجودہ زمانہ کے عین مطابق ہے۔ اس زمانہ میں ایمان ثریا پر چلا گیا تھا۔ دنیا جن چشموں سے اپنی روحانی پیاس بجھا سکتی تھی۔ یعنی علماء و صوفیاء وہ خشک ہو چکے تھے۔ ایسی حالت میں ضروری تھا۔ کہ آسمان سے دودھ اترتا یعنی الہام الٰہی کا دروازہ کھولا جاتا۔ اور دنیا کو جو خشکی سے جھلس چکی تھی ترو تازہ اور سیراب کیا جاتا۔ اسی کا ذکر اس الہام میں ہے۔ کہ ربنا عاج۔ یعنی ہمارا رب وہ ہے۔ جس نے ہماری یتیمی و بے کسی کی حالت میں ہمیں سنبھالا۔ اور اس وقت جب کہ ہمیں کوئی سہارا دینے والا نہ تھا۔ اپنے مسیح و مہدی کو بھیج کر لطف و کرم سے بہرہ یاب فرمایا۔

اشاعتِ اسلام کے متعلق خدا تعالیٰ کا وعدہ

دوسرے مفہوم کے لحاظ سے بھی یہ الہام موجودہ زمانہ کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی پر مشتمل ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا رب اپنی آواز کو دنیا میں بلند کرنے والا ہے۔ اس وقت جب کہ ہر طرف کفر و ضلالت اور فسق و فجور کا بازار گرم تھا۔ شیطانی آوازوں نے لوگوں کے کانوں کو مسحور کر رکھا تھا۔ دنیا پرستی اور زر طلبی ان کی تمام خواہشات کا واحد مرکز بنی ہوئی تھی۔ کوئی شخص دین کا درد اپنے سینہ میں نہیں رکھتا تھا۔ ایسی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ ربنا عاج۔ ہمارا رب وہ ہے جو اپنی آواز کو بلند کرے گا اور شیطانی آوازوں کو اس کی آواز کے سامنے پست ہونا پڑے گا۔ دنیا اس کی صداقت کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ کہ وہ آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے اٹھی۔ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلی۔ اور سعید ارواح نے اسے سن کر اپنے ایمانوں میں تازگی محسوس کی۔ جوق در جوق لوگ آئے۔ اور خدا کے مسیح پر پروانوں کی طرح گرے۔ ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے۔ کہ یہ الہام پورا نہیں ہوا۔ یہ الہام تو اسی پیشگوئی کا ایک جزو ہے۔ جسے ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ میں قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس الہام نے بتایا ہے۔ کہ اب خدا کی آواز دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل کر رہے گی۔ اس کی تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچے گی یہاں تک کہ وہ وقت آنے والا ہے۔ جب کہ بادشاہ اس کے مسیح کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

علیم۔ احد اور جلیل

اس الہام کا ایک اور مفہوم بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس کے معنی ہیں۔ ہمارا رب علیم۔ احد اور جلیل ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ حروف مقطعات کے معانی اسی طرح کئے جاتے ہیں مثلاً الٓمٓ کے یہ معنے کئے جاتے ہیں۔ انا اللہ اعلم۔ گویا لؔ سے انا لؔ سے اللہ اور مؔ سے مراد اعلم ہے۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ عاج میں عؔ سے علیم الف سے احد اور جؔ سے جلیل یا مجیب خدا مراد ہے۔ کیا ہے جو کوئی غور کرے

اسمع ولدی نہیں بلکہ اسمع وادی ہے

تیسرا الہام جسے خدا تعالیٰ کی وحدانیت کے خلاف پیش کیا گیا ہے۔ وہ اسمع ولدی ہے جسے بحوالہ البشریٰ جلد اول صفحہ ۹۴ نقل کیا گیا ہے۔ اس الہام پر اعتراض کرنے کے ضمن میں بھی دشمنانِ احمدیت کا شیوہ بے حد قابل اعتراض ہے وجہ یہ کہ بارہا بتایا جا چکا ہے کہ نہ یہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اور نہ البشریٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتی تصنیف ہے۔ بلکہ البشریٰ آپ کے الہامات کے اس مجموعہ کا نام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد ایک ایسے شخص نے شائع کیا جو عربی دان نہ تھا۔ اور الہام کے اندراج میں کتابت کی غلطی رہ گئی۔ مدیر "احسان" اس امر سے ناواقف نہیں کہ کتابت کی غلطیاں الفاظ کو کیا سے کیا بنا دیتی ہیں۔ پس البشریٰ میں کتابت کی جو غلطیاں ہیں۔ انہی میں سے ایک وہ غلطی بھی ہے جو اسمع ولدی کی صورت میں موجود ہے۔ اصل الہام اسمع ولدی نہیں بلکہ اسمع وادیٰ ہے ۔۔ (دیکھو مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۲۳۔ یہی حوالہ البشریٰ میں دیا گیا ہے۔) یعنی میں سنتا اور دیکھتا ہوں۔ کتاب البشریٰ مرتب کرنے والے صاحب خود اس غلطی کا اخبار الفضل جلد ۹ نمبر ۹۶ میں بالفاظ ذیل اعلان کر چکے ہیں۔

"البشریٰ جلد اول صفحہ ۹۴ سطر ۱۰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام غلطی سے اسمع واریٰ کی بجائے اسمع ولدی چھپا ہے۔ اور ترجمہ بھی" اے میرے بیٹے سُن" غلط کیا گیا ہے . . . . . حوالہ مندرجہ البشریٰ اصل کے ساتھ مقابلہ کرنے سے معلوم ہوا۔ کہ اصل الہام اسمع واریٰ ہے۔ جن احباب کے پاس البشریٰ ہو۔ وہ اس غلطی کی اصلاح کر لیں"۔

ان حالات میں مخالفین کا بار بار غلط الفاظ پیش کرنا اور لوگوں میں یہ مشہور کرنا کہ حضرت مرزا صاحب کا الہام اسمع ولدی ہے۔ ان کی ہٹ دھرمی اور تعصب میں اندھے ہونے کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور کی عدالت میں

دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی مدلل بحث

مولوی عبدالرحمٰن صاحب مولوی فاضل کی طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو منسوخ کرنے کے لئے جو مرافعہ دائر تھا۔ اس میں مستغیث کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے آنرز ایل۔ ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے ۲۱ تاریخ کو اس آرڈر کی نامعقولیت کے اظہار اور اس کا خلاف قانون ہونا ثابت کرنے کے لئے جو فاضلانہ تقریر کی۔ اس کا مختصر سا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں کیا جا چکا ہے۔ چونکہ یہ تقریر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے اس آرڈر کی بے قاعدگیوں کو پوری طرح مبرہن کرتی ہے۔ اس لئے اس کا ملخص درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

شیخ صاحب نے اس آرڈر کی بنا یعنی رائے صاحب پنڈت جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ پڑھ کر فرمایا۔ یہ وہ رپورٹ ہے۔ جس کی بناء پر قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے لیکن اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو رائے صاحب نے پرسنل نالج (ذاتی علم) کی بناء پر لکھی ہو۔ رائے صاحب ۲۰ جنوری کو قادیان پہنچتے ہیں۔ اور ۲۳ کو یہ جلسہ ہوتا ہے جس کا اس رپورٹ میں ذکر ہے اس لئے یہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انہیں پہلے سے ہی قادیان کے حالات کا کوئی ذاتی علم تھا۔ ان کی ساری کی ساری انفارمیشن سماعی ہے۔ اور اسی کی بناء پر انہوں نے یہ رپورٹ کر دی ہے۔ اس جلسہ میں جو تقریریں ہوئیں وہ پُر جوش تھیں یا نہیں۔ ذاتی طور پر اس کا انہیں کچھ علم نہیں۔ اگر کوئی پولیس افسر ذاتی طور پر کسی جلسہ میں شامل ہو۔ اور پھر اپنی رویت کی بناء پر کوئی بات پیش کرے۔ تو اس کی تو کوئی قیمت ہو سکتی ہے لیکن یہ رپورٹ تو تمام کی تمام سماعی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ بٹالہ میں حاجی عبدالرحمٰن اور مولوی عبدالغفار غزنوی وغیرہ نے مشاورت کی ہے۔ کہ قادیان میں جلسہ کریں۔ اس کے علاوہ سکھ اور آریہ بھی سوچ رہے ہیں کہ ایسا جلسہ کیا جائے۔ انہیں اس کا علم کیسے ہوا۔ اس کا کچھ پتہ نہیں۔ غرضکہ ساری کی ساری انفارمیشن لایعنی اور بے ہودہ ہے اور اس کی بناء پر دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کسی صورت میں بھی جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ عجیب بات ہے۔ کہ اس بارہ میں آپ نے بھی C.I.D. کی رپورٹ کو کافی سمجھ لیا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہونے کی حیثیت سے خود کوئی بات معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ۱۹۲۳ء میں پنجاب ہائی کورٹ دفعہ ۱۴۴ کو جوڈیشل آرڈر قرار دے چکی ہے۔ اس لئے اس کے نفاذ کے لئے لیگل شہادت کا ہونا لازمی ہے۔ لیکن یہاں شہادت تو ہے ہی نہیں۔ ہاں انفارمیشن ہے۔ مگر وہ بھی لیگل نہیں۔ اور ایسی نہیں ہے۔ جس کے ذریعہ آپ کسی آزاد نتیجہ پر پہونچ سکیں۔

اس کے علاوہ دوسری بات یہ ہے۔ کہ اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے۔ کہ بعض لیکچراروں کا رویہ قابل اعتراض تھا۔ انہوں نے اشتعال انگیز تقریریں کیں۔ اور یہ کہ بعض لوگ حاضرین میں سے بھی مشتعل تھے۔ تو بھی آپ کو اس دفعہ کے نفاذ کا حق نہیں پہنچتا۔ (اس کے لئے شیخ صاحب نے ایک قانونی کتاب سے حوالہ پڑھ کر سنایا۔) بلکہ صرف ان افراد کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی تھی۔ جو قابل اعتراض حرکات کے مرتکب ہوئے۔ چند افراد کی مفروضہ حرکات کی آڑ میں ساری کی ساری پبلک کے حقوق کو تلف کر دینا کسی آئین کی رو سے جائز اور درست تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔

پھر قابل غور امر یہ ہے۔ کہ ۲۳ کو جلسہ ہوتا ہے۔ اور ۲۵ کو یہ رپورٹ کی جاتی ہے۔ اگر قادیان میں ایمرجنسی موجود تھی۔ جو اس نفاذ کی مقتضی تھی۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ مجسٹریٹ صاحب جو وہاں موجود تھے۔ وہ ذاتی طور پر اس کے متعلق کوئی تحقیقات نہیں کرتے۔ اور خود کوئی رپورٹ نہیں کرتے۔ وہ کرتے ہیں تو صرف یہ کہ C.I.D. کی سماعی رپورٹ کو انڈورس کر دیتے ہیں۔ ۳۰ کو دفعہ ۱۴۴ نافذ کی جاتی ہے جب ۲۳ جنوری کے جلسہ کے متعلق پولیس کی غلط بیانیوں کی تردید بھی پبلک میں کی جا چکی تھی۔ اور اگر ایسی ہی ایمرجنسی وہاں موجود تھی۔ اور situation ایسی ہی خطرناک تھی۔ جیسی کہ رپورٹ میں ظاہر کی گئی ہے۔ تو مجسٹریٹ صاحب جو وہاں موجود تھے خود اس کا نفاذ کر سکتے تھے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ کو جبکہ ابھی یہ حکم نافذ نہیں ہوا تھا۔ وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔ خطرہ کا امکان تو ۲۳ سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔ مگر اس حکم کے نہ ہونے کے باوجود سارے قصبہ میں کسی گھر کا ایک شیشہ تک بھی نہیں ٹوٹتا۔ جو ثبوت ہے اس بات کا کہ وہاں کوئی خطرہ فی الحقیقت نہ تھا صرف خطرہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پولیس کے پاس خطرہ یا نقض امن کی کوئی رپورٹ نہیں ہوئی۔ اور کسی امر میں بھی پولیس کو کوئی کارروائی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی لہٰذا اس آرڈر کی ضرورت ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے مدراس ہائی کورٹ کے بعض حوالہ جات پیش کر کے بتایا۔ کہ جب تک عام قانون کے ذریعہ حالات کو قابو میں رکھنے کا موقعہ باقی ہو۔ عام طور پر شہریوں کے حقوق تلف کرنا خلاف قانون ہے۔ اور قانون کا یہی منشاء ہے ہاں اگر دفعۃً ایسی صورت پیدا ہو جائے۔ کہ پبلک کی زندگیاں خطرہ میں نظر آتی ہوں۔ تو بے شک ایسی کارروائی کی جا سکتی ہے مگر قادیان میں کوئی ایسی صورت نہ تھی۔ احراریوں کی طرف سے خطرہ ظاہر کیا گیا ہے سکھوں اور آریوں کی طرف سے کیا گیا ہے مگر عملاً کچھ بھی نہیں ہوتا جس کا مطلب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ گویا سارا الزام احمدیوں پر ہی ہے۔ اور وہی شور کرتے ہیں۔ حالانکہ احمدیوں نے جو کچھ کیا۔ وہ صرف یہ تھا۔ کہ احراریوں کے نہایت ہی گندے اور اشتعال انگیز ٹریکٹ کے خلاف احتجاج کیا۔ جس کا قابل اعتراض ہونا اسے ضبط کر کے خود حکومت بھی تسلیم کر چکی ہے۔

میں مان لیتا ہوں۔ کہ اس احتجاج کے دوران میں بعض لوگ مشتعل ہوئے ہوں گے۔ مگر کیا اس سے قادیان کی ساری آبادی کو اس کے جائز حقوق سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ اگر کسی جلسہ میں کوئی شخص کسی خلاف قانون حرکت کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ حکومت کی نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اس کی ضمانت لے لی جائے۔ گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا جائے۔ غرضکہ جو بھی ضروری کارروائی کرنی ہو۔ کی جائے اگر کسی سپیکر نے یا سامعین میں سے کسی نے کہا۔ کہ عنایت اللہ کو قتل کر دو۔ تو اسے پکڑا جائے۔ قانون کا یہی منشاء ہے۔ کہ جو کارروائی کی جائے۔ قانون شکنوں کے خلاف کی جائے۔ نہ یہ کہ سارے شہر کو ہی سزا دے دی جائے موجودہ آرڈر کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ قادیان کے سارے احمدی ہی زیر الزام ہیں۔ حالانکہ یہ جماعت ایسی امن پسند اور قانون کی پابند ہے۔ کہ ہندوستان کے کئی وائسرائے۔ گورنر۔ اور بڑے بڑے آفیسر اپنی تحریروں میں اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں۔ اور اس لئے احمدیوں کے متعلق قانون شکنی کا خیال اس کے گذشتہ حالات کی بناء پر بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے جب C.I.D. کی طرف سے ایسی رپورٹ موصول ہوئی۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ معلوم کیا جاتا۔ کن لوگوں نے قانون شکنی کی ہے۔ اور پھر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی۔ نہ یہ کہ سب احمدیوں کو زیر الزام قرار دے دیا جاتا۔ قادیان چونکہ جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ اور اس جماعت کا

149

واجب الاطاعت امام اس جگہ رہتا ہے۔ اس لئے یہاں کے احمدیوں کے متعلق جو بات ہوگی۔ وہ ساری دنیا کے احمدیوں پر اثر انداز ہوگی۔ اگر لاہور کے احمدیوں کے متعلق کوئی ایسا حکم ہو۔ گوجرانوالہ کے احمدیوں کے متعلق ہو۔ تو اس کی نوعیت اور ہوگی اور وہ لوکل سمجھا جائے گا۔ مگر جو جگہ مرکز ہے۔ مقدس ہے جہاں لوگ اکثر آئیں گے۔ اگر اس جگہ کے متعلق کوئی ایسا حکم ہو۔ تو یہ یقیناً بہت محسوس کیا جائے گا۔ اور ساری دنیا کے احمدیوں پر اس کا اثر پڑے گا۔ اور اس رپورٹ کا مفہوم یہ ہے۔ کہ قادیان میں صرف احمدی ہی قانون شکن ہیں۔ بٹالہ کے حاجی مشورے کرتے ہیں۔ آریہ اور سکھ مشورے کرتے ہیں۔ مگر عملاً کرتے کچھ نہیں۔ اور جو کچھ ہو رہا ہے۔ احمدیوں کی طرف سے ہی ہو رہا ہے۔ اور یہ بہت بھاری الزام ہے۔ آپ قانون شکنوں کو پکڑیں۔ اور میں پوری ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں۔ کہ ایسے کسی شخص سے ہماری جماعت کے کسی شخص کو ہمدردی نہ ہوگی۔ لیکن ساری جماعت کو اس کے جائز حقوق سے محروم کر دینا قانون کے منشاء کے خلاف ہے ؎

علاوہ ازیں مجھے باادب یہ کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ آپ کا یہ آرڈر اس قدر wounded [illegible] ہے کہ کھیلنے کے لئے جمع ہونے والے لڑکوں پر بھی عائد ہوتا ہے۔ میں نے اپنی جماعت کے معزز افراد کو بطور گواہ پیش کر دیا ہے۔ بلکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے بعد نظام کے لحاظ سے جو شخص سب سے زیادہ ذمہ وار ہے۔ اسے بھی پیش کیا ہے۔ اور ان لوگوں کو جماعت میں جو پوزیشن حاصل ہے اس کے پیش نظر ان کے متعلق یہ وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں آرڈر کی بنیاد یعنی رپورٹ بہت حد تک مبالغہ آمیز ہے۔ اور اگر ایسے معزز لوگ حلفاً اگر اس کی تردید کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس رپورٹ کو غلط سمجھ کر اس کی بنا پر جاری کردہ آرڈر کو منسوخ نہ کیا جائے۔

ایک بات یہ بھی قابل غور ہے۔ کہ قادیان میں ایک مجسٹریٹ ہے۔ ایک جی۔ ایچ۔ ہے۔ کئی سب انسپکٹر اور ہ ۷ کنسٹیبل ہیں ان کی موجودگی میں نقض امن کا کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔ اگر وہاں کوئی ایمرجنسی پیدا ہو۔ تو یہ فورس اس پر قابو پانے کے لئے بہت کافی ہے ؎

سب سے آخری بات یہ ہے۔ کہ آپ کا یہ حکم دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت آتا ہی نہیں۔ اس کے ثبوت میں شیخ صاحب نے قانونی کتب کے حوالجات پیش کئے۔ جناب شیخ صاحب کی اس تقریر کے جواب میں سرکاری وکیل نے صرف یہ کہا۔ کہ اگر کوئی خاص تکالیف بیان کی جاتیں۔ تو میں ان کی تنسیخ کی سفارش کر سکتا تھا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ اور حالات چونکہ بدستور ہیں اس لئے اس آرڈر کو منسوخ کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ پولیس کی جو فورس وہاں ہے وہ ہمیشہ کے لئے نہیں رکھی جا سکتی۔ وغیرہ وغیرہ۔

جناب شیخ صاحب نے اس کے جواب میں پھر تقریر کی اور کہا جلسہ کر کے اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکنا بجائے خود ایک بڑی تکلیف ہے۔ شہریت کے حقوق سے محروم ہو جانا ایک بڑی تکلیف ہے۔ اپنی شکایات کا اظہار۔ تعمیری پروگرام کے ضمن میں جلسے، روح پرور تقریریں۔ سوشل جلسے۔ اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے جلسے سب ممنوع ہیں۔ اور میرا دوست پوچھ رہا ہے۔ کہ اس آرڈر کی وجہ سے تکالیف کیا ہیں۔ پھر کیا اگر پولیس وہاں ہمیشہ نہیں رکھی جا سکتی۔ تو وہاں یہ آرڈر ہمیشہ کے لئے رکھا جا سکتا ہے۔

آخر میں جناب شیخ صاحب نے نہایت پر زور اور مؤثر الفاظ میں کہا۔ کہ قیام امن کا یہ طریق نہیں۔ جب تک وہاں فتنہ انگیز اور مفسد عنصر موجود ہے۔ اور حکومت اسے وہاں سے خارج نہیں کرتی۔ جب تک ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی نہیں کرتی۔ جو شرارت کا موجب ہیں۔ اس وقت تک خواہ کتنے آرڈر نافذ کئے جائیں نقض امن کا احتمال باقی رہے گا۔ حکومت خوب جانتی ہے۔ کہ کالی بھیڑیں کونسی ہیں۔ اور فسادات کے احتمال کو بند کرنے کا واحد طریق یہی ہے۔ کہ ان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جائے ؎

یوم التبلیغ کے لئے مفید ٹریکٹ

یوم تبلیغ پر سکھوں میں تبلیغ کے لئے ایک گورمکھی ٹریکٹ گیانی واحد حسین صاحب نے تیار کیا ہے۔ جماعتوں کو جتنی تعداد میں ضرورت ہو اطلاع دیں۔ قیمت کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

سالہائے ماسبق کی طرح اس دفعہ بھی یوم التبلیغ کے موقعہ پر غیر مسلموں میں تقسیم کرنے کے لئے بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے دو ٹریکٹ شائع کئے ہیں۔

پہلا ٹریکٹ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس معرکۃ الآرا مضمون کا خلاصہ ہے۔ جو حضور نے قرآن مجید کے الہامی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منجانب اللہ ہونے کے متعلق رقم فرمایا۔ مضمون نہایت دلکش مدلل اور حقائق سے لبریز ہے۔ سائز جیبی حجم ۴۴ صفحہ کاغذ سفید اور قیمت عام اشاعت کی خاطر صرف تین روپے سینکڑہ رکھی گئی ہے۔

دوسرا ٹریکٹ۔ یہ مسز اینی بیسنٹ پریذیڈنٹ تھیوسوفیکل سوسائٹی کا وہ لیکچر ہے۔ جو انہوں نے اسلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دیا تھا۔ انشاء اللہ یہ ٹریکٹ بھی غیر مسلموں میں اسلام کے متعلق نہایت اچھے خیالات پیدا کرنیکا باعث ہوگا۔

جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کا لیکچر

۲ مارچ ۱۹۳۵ء بوقت ۷ بجے شام وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب بزبان انگریزی احمدیت کے پیغام پر لیکچر دیں گے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا ؎

سکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

نیشنل لیگ کے متعلق ضروری اعلان

جہاں جہاں نیشنل لیگ بن چکی ہے۔ اس کے عہدہ داران متعلقہ سے گذارش ہے۔ کہ مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ٹمپل روڈ سکرٹری نیشنل لیگ لاہور کو اپنی لیگ کے قیام کے متعلق اس اعلان کو دیکھتے ہی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں ؎

خاکسار اسد اللہ خاں بیرسٹر ایٹ لاء صدر نیشنل لیگ لاہور

پتہ بتلائیں

ایک صاحب سردار علی شاہ نام اپنے بیمار بچہ کے متعلق حضرت امیر المومنین کو خط لکھتے ہیں۔ مگر خط میں اپنا کوئی پتہ نہیں لکھتے۔ حضرت صاحب نے جو ہدایات ان کے خط پر فرمائی ہیں۔ وہ ان کو کہاں بھیجی جائیں ؎

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین۔ قادیان

وی پی "الفضل" کے

الفضل نمبر ۱۰۰ مورخہ ۱۹ فروری میں صفحہ ۱۱ پر ان خریداروں کی فہرست چھپ چکی ہے۔ جن کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر قیمت بھیجدی جائے۔ ورنہ ۱۰ مارچ کو وی پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ (مینیجر)

"فاروق" کا پیغام نمبر

پیغامیوں کے دجل آمیز نئے پوسٹروں کا دندان شکن مفصل۔ مدلل جواب مع کسی قدر زائد مضامین کے جن میں امیر پیغام کے جدید زہر آلود خطبوں پر قابل دید تبصرہ کیا گیا ہے۔ فاروق مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوگا۔ احباب کو چاہئیے۔ کہ اس نمبر کو اپنے اپنے شہر یا قصبہ یا شناسا غیر مبایعین تک پہنچا کر

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء پر بیعت کرنے والوں کی فہرست

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے

اور

مخالفین ہر روز گھٹ رہے ہیں

حق و صداقت کے قبول کرنے پر چونکہ کئی قسم کی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ کئی رنگ میں جانی اور مالی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ اور کئی قسم کے ابتلاؤں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس لئے بعض ایسے لوگ جو ایمانی حلاوت سے ابھی آشنا نہیں ہوتے۔ ان کا قدم ڈگمگا جاتا ہے۔ لیکن ان کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں جن لوگوں نے راہ ارتداد اختیار کیا۔ جب ان کی وجہ سے آپ کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی۔ تو جماعت احمدیہ سے اگر کوئی شخص اپنی بد قسمتی کی وجہ سے ڈگمگاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ تو اس کا ارتداد جماعت احمدیہ کی حقانیت پر پردہ نہیں ڈال سکتا۔ لیکن باوجود اس کے ہمارے مخالفین اس قسم کے بالکل جھوٹے اور فرضی اعلانات کرتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ جن میں کسی کے ارتداد کا ذکر ہوتا ہے۔ حالانکہ اول تو ایسا اعلان کرنے کا بھی انہیں شاذ و نادر ہی موقع ملتا ہے۔ پھر ان میں سے بھی زیادہ تر محض جھوٹے ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے صداقت کے دلدادہ اور حق پسند اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا اعتراف کر کے جس طرح فوج در فوج جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس کا اندازہ اس فہرست سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو اسی صفحہ پر درج ہے۔ اور جس سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اور مخالفین ہر روز گھٹ رہے ہیں۔

۹۹ فدا محمد صاحب بہاول پور
۱۰۰ مستری اللہ دتہ صاحب کرتو ضلع شیخوپورہ
۱۰۱ نعمت اللہ صاحب شیخپور ضلع گجرات
۱۰۲ سید حبیب شاہ صاحب لالہ موسیٰ
۱۰۳ سید رحمت شاہ صاحب رہتاس ضلع جہلم
۱۰۴ محمد زمان صاحب پہچیاں ”
۱۰۵ رحمت اللہ صاحب جموں
۱۰۶ فیض محمد صاحب بیراور ریاست پٹیالہ
۱۰۷ شیخ محمد رمضان صاحب بیراور ریاست پٹیالہ
۱۰۸ محمد عبد اللہ صاحب بیراور ریاست پٹیالہ
۱۰۹ شیخ فضل حق صاحب شہر جالندھر
۱۱۰ حبیب صاحب جموں
۱۱۱ مستری وزیر محمد صاحب ”
۱۱۲ مستری محمد الدین صاحب اکھنور ریاست جموں
۱۱۳ عبد الرزاق صاحب حسن گڑھ ضلع رہتک
۱۱۴ رشید احمد صاحب حسن گڑھ
۱۱۵ اللہ دتا صاحب ڈھورہ جنبال ضلع ڈیرہ غازیخاں
۱۱۶ ظفر محمد صاحب ڈھورہ جنبال ضلع ڈیرہ غازی خان
۱۱۷ بشیر احمد صاحب پنڈی گھیب ضلع کیمبل پور
۱۱۸ عبد اللہ خان صاحب بیرانہ ضلع کیمبل پور
۱۱۹ غلام محمد صاحب گلگام ریاست کشمیر
۱۲۰ احمد صاحب مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ
۱۲۱ محمد طفیل صاحب لودھی ننگل ضلع گورداسپور
۱۲۲ محمد صدیق صاحب رائے کوٹ ” لدھیانہ
۱۲۳ محمد الدین صاحب لودھی ننگل ” گورداسپور
۱۲۴ حکیم احمد الدین صاحب حمید پور ” گوجرانوالہ

۱۲۵ محمد صادق صاحب حمید پور ضلع گوجرانوالہ
۱۲۶ سجاول شاہ صاحب پھگلہ ” ہزارہ
۱۲۷ مبارک احمد صاحب چونڈہ ” سیالکوٹ
۱۲۸ رشید احمد صاحب گھنوکے ججہ ضلع ”
۱۲۹ چوہدری غلام حضور صاحب چونڈہ ” ”
۱۳۰ محمد اقبال صاحب گھنوکے ججہ ” ”
۱۳۱ محمد ستار صاحب ” ”
۱۳۲ ہاشم الدین صاحب ہسے ضلع گوجرانوالہ
۱۳۳ محمد بخش صاحب ” ” ”
۱۳۴ تاج محمد صاحب ” ” ”
۱۳۵ علی گوہر صاحب مراکی وال ” سیالکوٹ
۱۳۶ اللہ رکھا صاحب خان فتہ ” گورداسپور

۱۳۷ رحمت خان صاحب کھوکھر ضلع گجرات
۱۳۸ قائم الدین صاحب خان فتہ ” گورداسپور
۱۳۹ نماز علی صاحب ” ”
۱۴۰ کرم دین صاحب قلعہ ٹیک سنگھ ” ”
۱۴۱ نظام الدین صاحب چکروہی ریاست جموں
۱۴۲ چوہدری تاج محمد صاحب قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ
۱۴۳ عبد المجید صاحب سوہنہ ضلع گوجرانوالہ
۱۴۴ عبد الغنی شاہ صاحب لوہری کلاں ضلع لدھیانہ
۱۴۵ بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں ” سیالکوٹ
۱۴۶ بشیر احمد صاحب ” ” ”
۱۴۷ شاہ محمد صاحب کوٹلی ” میرپور
۱۴۸ خوشی محمد صاحب ” ” ”

۱۴۹ محمد عمر صاحب کوٹلی ضلع میرپور
۱۵۰ محمد صادق صاحب ” ”
۱۵۱ رحمت علی صاحب سلیمان کی ” فیروزپور
۱۵۲ غلام جعفر صادق صاحب کتال پور ” ملتان
۱۵۳ غلام مصطفےٰ صاحب ” ”
۱۵۴ منشی فیروز الدین صاحب کوٹلی ” میرپور
۱۵۵ چوہدری صاحب چھوکر خورد ضلع گجرات
۱۵۶ عباس علی خان صاحب کنویاں پونچھ
۱۵۷ منشی محمد فیروز الدین صاحب کنویاں پونچھ
۱۵۸ علی بہادر خان صاحب کنویاں پونچھ
۱۵۹ سردار شاہ صاحب اسعد اللہ پور ضلع گجرات
۱۶۰ ہدایت اللہ صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۱۶۱ غلام حیدر صاحب سکھا نا باجوہ ضلع گوجرانوالہ
۱۶۲ لدھا صاحب گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ
۱۶۳ نذیر احمد صاحب امرتسر
۱۶۴ بشیر احمد صاحب کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ
۱۶۵ اللہ دین صاحب چک نمبر ۳۰ گ ب ۱۱ ضلع منٹگمری
۱۶۶ مسعود احمد صاحب چک نمبر ۵۵ گ ب ۲ ضلع منٹگمری
۱۶۷ سردار محمد صاحب چک نمبر ۳۰ گ ب ۱۱ ضلع منٹگمری
۱۶۸ حفیظ احمد صاحب احمدیہ بلڈنگس لاہور
۱۶۹ منشی حبیب احمد صاحب کھیوکی
۱۷۰ سلطان احمد صاحب کالا گکا لا ضلع گجرات
۱۷۱ محمد شفیع صاحب لیسے ڈاکخانہ ضلع سیالکوٹ
۱۷۲ محمد صاحب پٹیالہ ساہیاں ” گجرات
۱۷۳ احمد صاحب ” ”
۱۷۴ فضل دین صاحب پنڈی تمارہ ”
۱۷۵ سردار محمد صاحب ادرحمہ ” سرگودہا (رتاتی)

150

150

حیرت انگیز رعایت

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے آج تک جس قدر بھی کتابیں شائع کیں۔ ان کی قیمتیں پہلے ہی موزون اور مناسب رکھیں۔ اور دوست ان قیمتوں پر بخوشی خریدتے رہے۔ مگر چونکہ اس وقت بھی نایاب کتابیں چھپوانے اور بعض حصہ داران بک ڈپو کو ان کا حصہ واپس کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے بکڈپو کی تمام مطبوعات خواہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہیں۔ یا خلفائے کرام اور علمائے سلسلہ کی سب پر ایک ماہ کے لئے بیس فی صدی کمیشن دینے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اور جو دوست ۲۵ روپے سے زیادہ کا آرڈر دینگے انہیں ۲۵ فی صدی کمیشن دی جائیگی۔ چونکہ اتنی بڑی رعایت نہ پہلے ہوئی اور نہ آئندہ ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں کتابیں خرید لیں۔ فہرست کتب درج ذیل ہے۔ یاد رہے کہ **یہ رعایت صرف ۱۴ مارچ تک ہے** اور وہ بھی نقد قیمت ادا کرنے والوں کیلئے۔ نیز اس امر کا بھی اہتمام کیا جائے تو دوستوں کو فائدہ رہیگا کہ وہ باہم مل کر اکٹھا آرڈر دیں۔ اور اپنے قریبی ریلوے سٹیشن کا نام لکھیں۔ تاکہ انہیں محصولڈاک میں بھی کافی بچت ہو جائے۔

تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نام کتب	قیمت	نام کتب	قیمت
سرمہ چشم آریہ	۱۲/	فتح اسلام	۳/
توضیح مرام	۳/	ازالہ اوہام	عہ
شحنۂ حق	۸/	آئینہ کمالات اسلام	۸/
کشتی نوح	۶/	برکات الدعاء	۳/
حجۃ الاسلام	۲/	سچائی کا اظہار	۱/
شہادت القرآن	۱۰/	نور الحق حصہ دوم	۶/
انوار الاسلام	۴/	منن الرحمٰن	۱۲/
ضیاء الحق	۲/	نور القرآن ہر دو حصہ	۹/
انجام آتھم	۱۲/	تحفہ گولڑویہ	عہ
کتاب البریہ	عہ	سراج منیر	۶/
تحفہ قیصریہ	۴/		
سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب			۳/
راز حقیقت	۲/	ایام الصلح فارسی	۸/
ستارہ قیصریہ	۱/	تحفہ غزنویہ	۴/
لجۃ النور			۶/
اربعین کامل			۱۲/
خطبہ الہامیہ			عہ
دافع البلاء			۲/
نزول المسیح			۱۲/
تحفہ ندوہ			۱/
اعجاز احمدی			۶/
ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی			۱/
سناتن دھرم			۱/

تذکرۃ الشہادتین ۱۲/
لیکچر سیالکوٹ ۴/
چشمۂ مسیحی ۳/
تجلیات الٰہیہ ۱/
قادیان کے آریہ اور ہم ۲/
چشمۂ معرفت ۱۸/
پرانی تحریریں ۳/
درمکنون فارسی عہ
تقریر جلسہ دعاء ۳/
تقریریں ۳/ — درثمین اردو مجلد ۱۲/
مجموعہ اشتہارات چھ حصے عہ
فریاد درد ۸/ — رسالہ جہاد ۲/
ضرورت الامام ۴/ — حقیقۃ الوحی ہے
استفتاء عربی ۶/ — درثمین فارسی ۶/
مسیح ہندوستان میں ۶/ — نشان آسمانی ۳/

تصانیف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ

ردتناسخ ۳/
ابطال الوہیت مسیح ۳/
تصدیق براہین احمدیہ عہ
خطبات نور حصہ اول ۸/ — خطبات نور حصہ دوم ۸/
دینیات کا پہلا رسالہ ۱/

تقاریر و تصانیف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

منصب خلافت ۱/ — برکات خلافت ۴/
انوار خلافت ۱۲/ — حق الیقین ۱۲/ — تبلیغ حق ۲/

منہاج الطالبین ۱۰/ — لیکچر شملہ ۳/ — تقدیر الٰہی عہ
ملائکۃ اللہ ۱۰/ — نجات ۱۳/ — تحفۃ الملوک ۱۲/
ترک موالات ۸/ — دعوت الامیر اردو عہ
دعوت الامیر فارسی ۱۸/ — ہستی باری تعالیٰ عہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے ۶/
نماز انگریزی ۸/
تبصرہ نہرو رپورٹ ۶/
تبصرہ نہرو رپورٹ انگریزی ۸/
تقریر دلپذیر ۴/ — سیاسی مسئلہ کا حل اردو عہ
سیاسی مسئلہ کا حل انگریزی ۴/ — اسوۂ کامل ۱/

متفرق کتب

سیرت خاتم النبیین حصہ دوم عہ — سیرت المہدی حصہ دوم ۲/
ہمارا خدا عہ — ہمارا مذہب بجواب قادیانی مذہب مجلد ۱۰/
چشمہ عرفان۔ بجواب "تحریک قادیان" مجلد عہ
تسہیل العربیہ (عربی اردو لغات) ۲/

انگریزی لٹریچر

پارہ اول عہ — احمد سوانح ۸/ — تحفۃ الملوک ۱۲/
جواب سپرٹ ہے — تعلیم المسیح عہ
سیرت مسیح موعود علیہ السلام عہ — ہندوراج کے منصوبے انگریزی عہ
ٹیچنگ آف اسلام ۵/ — احمدیت حقیقی اسلام ۸/
حدیث مصنفہ مولانا درد صاحب ۸/ — تحفہ پرنس آف ویلز ۲/ مجلد عہ
احمدیہ ہر دو حصہ عہ — نن کوآپریشن ۲/
احمدیہ موومنٹ عہ
ابنائے فارس انگریزی ۶/

نوٹ:۔ جو دوست مجلد کتابوں کے خواہشمند ہوں۔ انہیں اپنے آرڈر میں اس کی تصریح کر دینی چاہیئے۔ جلدیں عمدہ خوبصورت اور ارزاں نرخوں پر بندھوا کر بھی جائیں گی۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف سشن جج صاحب کی عدالت میں بحث

مولوی قمرالدین صاحب سکرٹری نیشنل لیگ قادیان نے جو درخواست دفعہ ۱۴۴ کے استرداد کے متعلق سشن جج صاحب گورداسپور کی خدمت میں دی ہوئی ہے۔ ۲۵ فروری کو اس کی سماعت ہوئی۔ مدعی کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے عدالت کی توجہ دفعہ ۱۴۴ کے ضمن ۳ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ افراد کے خلاف نوٹس بلاتعیین مقام بے شک جاری کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ایسا حکم جس کا اثر تمام شہری آبادی پر پڑتا ہو۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ کسی مقام کی تعیین کی جائے۔ اور اس خاص جگہ اجتماع کی ممانعت کی جائے۔ بلاقید مقام و مکان حکم نافذ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے اس قانونی تشریح میں بمبئی اور مدراس ہائی کورٹوں کے فیصلہ جات کی نظائر پیش کیں اور دعویٰ کیا۔ کہ کسی ہائی کورٹ کا فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کے حکم کی تائید میں پیش نہیں کیا جا سکتا۔ پس جب کہ قانونی نقطہ نگاہ سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ اس قسم کا حکم نافذ کر سکیں تو پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ باامن شہریوں کو مجبور کیا جائے۔ کہ وہ ایسے خلاف قانون حکم کی خلاف ورزی کر کے اس کی نامعقولیت ظاہر کریں۔

سرکاری وکیل صاحب نے شیخ صاحب کے دلائل کے جواب میں کہا۔ چونکہ اس حکم کی وجہ سے پبلک کو کوئی خاص دقت اور مشکل درپیش نہیں۔ اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب نے اپنے حال ہی کے فیصلہ میں ظاہر کیا ہے۔ کہ اگر دوران نفاذ میں وہ کوئی خاص دقت محسوس کریں گے تو اس کا ازالہ کر دیں گے۔ اس لئے سشن جج صاحب کو نگرانی کے اختیارات استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ اور وکیل مدعی نے جو قانونی تشریح کی ہے۔ اس کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ سرکاری وکیل نے اودھ چیف کورٹ کا ایک فیصلہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے حکم کی تائید میں پیش کیا

جناب شیخ صاحب نے جوابی تقریر میں فرمایا۔ اول تو اودھ کا فیصلہ موجودہ حالات پر منطبق نہیں ہوتا۔ دوسرے اس فیصلہ کو مدراس ہائی کورٹ غلط قرار دے چکی ہے۔ باقی رہا۔ سرکاری وکیل صاحب کا یہ کہنا کہ چونکہ شہریوں کو اس حکم سے کوئی خاص دقت اور تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے اس کی منسوخی پر غور نہیں ہونا چاہیئے۔ اول تو باامن شہریوں کے حقوق کا اتلاف اپنی ذات میں ایک ناقابل برداشت تکلیف ہے۔ دوسرے اس وقت زیر بحث امر یہ ہے کہ آیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کو اس قسم کا حکم نافذ کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ اس صورت میں سرکاری وکیل صاحب کی تمام بحث غیر متعلق ہو جاتی ہے۔

آخر میں شیخ صاحب نے عدالت سے درخواست کرتے ہوئے کہا کہ قانون کا غلط استعمال اور باامن شہریوں کے حقوق کا اتلاف چاہتا ہے۔ کہ سشن جج صاحب ہائی کورٹ کو اس حکم کی منسوخی کی سفارش فرمائیں۔

عدالت نے بحث سننے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا۔ اور ۲۶ فروری کو فیصلہ سناتے ہوئے سشن جج صاحب نے درخواست کو نامنظور کر دیا۔ اب فیصلہ کی نقل ملنے پر ہائی کورٹ میں اپیل کی جائیگی ٭

تعلیم یافتہ مسلم نوجوان احراریوں کی نازیبا حرکات کے خلاف

لاکالج دہلی کے مسلمان طلباء کا شریفانہ جذبہ

نوجوان ہر قوم کا ایک نہایت قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے رجحانات سے قوم کی آئندہ ترقی و بہبودی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لاء کالج دہلی کے مسلمان نوجوانوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی فتنہ انگیزیوں کے متعلق جس خطرہ کا احساس کر کے اس کا مردانگی کے ساتھ اظہار کیا ہے۔ اس سے جہاں ان کی وسعت نظر اور دور اندیشی کا پتہ لگتا ہے۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قوم کا حقیقی درد اپنے دلوں میں رکھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا تعالٰی انہیں اسلام اور مسلمانوں کی بہترین خدمات کی توفیق بخشے اور دوسرے نوجوانوں کے لئے نمونہ بنائے۔

ایل ایل بی کلاس لاکالج دہلی کے طلباء نے مورخہ ۲۳ فروری بالاتفاق رائے مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کر کے برائے اشاعت بھیجا ہے۔

"مسلمانوں کے باہمی نفاق اور کش مکش نے اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ اور احراریوں کی موجودہ روش سے جو قادیانیوں کے خلاف ہے۔ مزید نقصان کا اندیشہ ہے ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ مگر احرار کی مذکورہ بالا روش کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۱۵ فروری کا واقعہ ہے۔ کہ مشتہر کیا گیا۔ جناب خالد لطیف صاحب گابا جامع مسجد دہلی میں تقریر فرمائیں گے۔ ہمیں جناب خالد لطیف صاحب گابا اور دیگر علماء احرار پارٹی سے خلوص اور الفت ہے اس لئے ان کی تقریر سننے کے لئے بہت لوگ جمع ہوئے مگر وہاں جناب خالد صاحب تشریف نہیں لائے تھے۔ اور ان کی بجائے جماعت احرار کے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی تقریر کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور اٹھتے ہی قادیانیوں اور ان کے خلیفہ صاحب کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور کفر کے فتوے لگانے اور توہین کرنے کے بعد پبلک کو ان کے خلاف اشتعال تک دلانے کی کوشش کی۔

ہم مسلمانوں سے بالعموم اور احرار پارٹی سے بالخصوص استدعا کرتے ہیں۔ کہ ایسی خانہ جنگیوں کو ترک کر دیں۔ اور خدارا جلد آپس میں اتحاد اور صلح کرنے کی سعی کریں۔ تاکہ تمام مسلمان بجائے فرقہ بندی اور عناد کے یک آہنگ ہو کر تبلیغ کی طرف توجہ کر کے اسلام کی بہتری اور بہبودی کا باعث ہوں۔

بہی خواہان اسلام مسلم طلباء ایل ایل بی کلاس لاکالج دہلی

(۱) سید حسن مجتبٰی ایم۔ اے (۲) ایم۔ سلیمان۔ بی۔ اے (۳) ایس سلطان احمد بی۔ اے (۴) ایس۔ ایم اسلم بی۔ اے (۵) ایس۔ احمد شاہ بی۔ اے (۶) جی ایم۔ ذہین۔ بی۔ اے (۷) کے۔ ایم۔ عالم بی۔ اے۔ (۸) سید عبدالنظہر بی۔ اے (۹) سید محمد انصار علی بی۔ اے (۱۰) سید مشتاق علی بی۔ اے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی